بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اخبار احمدیہ

مصلح موعود نمبر

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

جلد نمبر-13 مدیر-نعیم احمد نیّر کتابت وڈیزائننگ؛ رشید الدین، ماہ تبلیغ 1387 ہجری شمسی، بمطابق-فروری 2008ء شمارہ نمبر 2

پیشگوئی مصلح موعود کے الہامی الفاظ وحضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا اعلان

بالہام اللہ تعالیٰ واعلامہ عزوجل خدائے رحیم وکریم بزرگ وبرتر نے جو ہر چیز پر قادر ہے (جل شانہ وعزّ اسمہ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا سو میں نے تیری تضرعات کو سُنا اور تیری دُعاؤں کو اپنی رحمت سے بہ پایۂ قبولیّت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجے سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفٰے کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملیگا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذرّیت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے اور وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْآخِرِ۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَآءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطۂ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔

وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا"۔

(مجموعۂ اشتہارات جلد اوّل" صفحہ 101)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا اعلان

اس اشتہار میں مصلح موعود کی جن صفات خاصہ کا ذکر کیا گیا ہے ان کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی ذات میں موجود پا کر جماعت کی اکثریت یہ یقین رکھتی تھی کہ "مصلح موعود" آپ ہی ہیں۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی بشارتوں سے بھی یہی ظاہر ہوتا تھا کہ "مصلح موعود" آپ ہی ہیں۔ جماعت کے رجحان اور بشارتوں کے باوجود حضورؓ نے کبھی "مصلح موعود" ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔ لیکن ۱۹۴۴ء میں جب حضورؓ، حضرت سیّدہ اُمّ طاہر احمد مرحومہؓ کی بیماری کے ایام میں لاہور میں محترم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے مکان پر قیام فرما تھے۔ حضور کو ۵ اور ۶ جنوری ۱۹۴۴ء کی درمیانی رات کو بذریعہ رؤیا بتایا گیا کہ مصلح موعود آپ ہی ہیں۔ چنانچہ ۲۸ جنوری ۱۹۴۴ء کو قادیان میں حضور نے جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اس میں پہلی مرتبہ اس کا اعلان فرمایا۔ اس کے بعد حضور نے ہوشیار پور، لاہور، لدھیانہ اور دہلی کے عظیم الشان جلسوں میں ہزارہا افراد کے مجمعوں میں مؤکد بعذاب حلف کے ساتھ اس اعلان کا اعادہ فرمایا۔

ذیل میں اس تقریر کا ایک حصہ درج کیا جاتا

باقی صفحہ ۲ پر

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تحریرات کی روشنی میں پیشگوئی مصلح موعود

یہ پیشگوئی براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۰ میں موجود ہے اور وہ یہ ہے "سبحان اللہ تبارک و تعالیٰ زاد مجدک ینقطع اباء ک ویبدء منک" ترجمہ:۔ پاک ہے وہ خدا جو مبارک اور بلند ہے۔ تیری بزرگی کو اس نے زیادہ کیا۔ اب یوں ہوگا کہ تیرے باپ دادا کا نام منقطع ہو جائے گا اور ان کا ذکر مستقل طور پر کوئی نہیں کرے گا اور خدا تیرے وجود کو تیرے خاندان کی بنیاد ٹھہرائے گا۔ اس پیشگوئی میں دو وعدے ہیں:۔ (۱) اوّل یہ کہ خدا لائق اور اچھی اولاد اس خاندان میں پیدا کرے گا اور (۲) دوسرے یہ کہ تمام شرف اور مجد کا ابتداء اس عاجز کو ٹھہرا دیا جائے گا اور وہ پیشگوئی جو ایک مبارک لڑکے کے لئے کی گئی تھی وہ الہام بھی درحقیقت اسی الہام کا شعبہ ہے۔ (سراج منیر، روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۷۴)

جواب نکتہ چینی بابت پیشگوئی مصلح موعود

ہمارے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں بعض ہمارے لڑکوں کی نسبت یہ پیشگوئی موجود تھی کہ وہ کم عمری میں فوت ہوں گے۔ پس سوچنا چاہئیے کہ اس لڑکے کی وفات سے ایک پیشگوئی پوری ہوئی یا جھوٹی نکلی۔ بلکہ جس قدر ہم نے لوگوں میں الہامات شائع کئے اکثر اُن کے اس لڑکے کی وفات پر دلالت کرتے تھے چنانچہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار کی یہ عبارت کہ ایک خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ یہ مہمان کا لفظ دراصل اسی لڑکے کا نام رکھا گیا تھا اور یہ اسکی کم عمری اور جلد فوت ہونے پر دلالت کرتا ہے کیونکہ مہمان وُہی ہوتا ہے جو چند روز رہ کر چلا جاوے اور دیکھتے دیکھتے رخصت ہو جاوے اور جو قائیم مقام ہو اور دوسروں کو رخصت کرے اس کا نام مہمان نہیں ہوسکتا۔ اور اشتہار مذکور کی یہ عبارت کہ وہ رِجس سے (یعنی گناہ سے) بکلّی پاک ہے یہ بھی اس کی صغرسنی کی وفات پر دلالت کرتی ہے اور یہ دھوکا کھانا نہیں چاہئیے کہ جس پیشگوئی کا ذکر ہوا ہے وہ مصلح موعود کے حق میں ہے۔ کیونکہ بذریعہ الہام صاف طور پر کُھل گیا ہے کہ یہ سب عبارتیں پسرِ متوفّی کے حق میں ہیں اور مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے کہ اُسکے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضلؔ رکھا گیا اور دوسرا نام اس کا محمودؔ اور تیسرا نام اُس کا بشیرؔ ثانی بھی ہے اور ایک الہام میں اُس کا نام فضلِ عمر ظاہر کیا گیا ہے اور ضرور تھا کہ اُس کا آنا معرضِ التوا مین رہتا جب تک یہ بشیرؔ جو فوت ہوگیا ہے پیدا ہو کر پھر واپس اُٹھایا جاتا کیونکہ یہ سب امور حکمتِ الٰہیہ نے اسکے قدموں کے نیچے رکھے تھے اور بشیرؔ اوّل جو فوت ہوگیا ہے بشیرؔ ثانی کے لئے بطور ارہاص تھا اس لئے دونوں کا ایک ہی پیشگوئی میں ذکر کیا گیا۔

(سبز اشتہار، روحانی خزائن جلد ۲، ص ۴۶۶، ۴۶۷ طبع لنڈن)

خدا کے فضل اور رحم سے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو مطابق ۹ جمادی الاوّل ۱۳۰۶ھ میں بروز شنبہ محمودؔ پیدا ہوا اور اس کے پیدا ہونے کی میں نے اس اشتہار میں خبر دی ہے جس کے عنوان پر "تکمیل تبلیغ" موٹی قلم سے لکھا ہوا ہے۔ جس میں بیعت کی دس شرائط مندرج ہیں اور اس کے صفحہ ۴ میں یہ الہام پسرِ موعود کی نسبت ہے:۔ "اے فخر رُسل قرب تو معلوم شد دیر آمدۂ زراہ دُور آمدۂ"۔

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۹۱)

اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا

حضرت مسیح موعودؑ نے پیشگوئی مصلح موعود میں تحریر فرمایا تھا کہ ''وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے اقدامات اور ہدایات کی روشنی سے کئی قوموں نے ظالموں سے آزادی پائی۔ ہماری مجبوری ہے کہ ہمارے پاس چند کالم ہی ہیں اور چند کالموں میں ان کا ذکر سمندر سے ایک قطرہ لینے کے مترادف ہے۔ شیخ عبدالقادر صاحب کی کتاب ''تاریخ احمدیت لاہور'' سے چند اقتباسات ہم قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ (ادارہ)

مظلوم کشمیریوں کی مدد

۱۹۳۱ء میں کشمیریوں کی مظلومیت سے متاثر ہو کر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے شملہ میں نواب سر ذوالفقار علی خان صاحب آف ملیر کوٹلہ کی کوٹھی پر ہندوستان کے مسلم زعماء کا ایک اجلاس ''مسئلہ کشمیر پر غور کرنے کے لئے بلایا۔ دوران گفتگو میں یہ فیصلہ ٹھہرا کہ ایک کمیٹی بنائی جائے جس کا نام ''آل انڈیا کشمیر کمیٹی'' رکھا جائے۔ اور وہ کمیٹی اس مشکل مسئلہ کو ہاتھ میں لے کر ایک تنظیم کے ساتھ حل کرے۔ ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب شاعر مشرق نے تجویز کی کہ اس کمیٹی کے صدر امام جماعت احمدیہ ہونے چاہئیں کیونکہ ان کے پاس وسائل بھی ہیں اور کام کرنے والے مخلص کارکن بھی۔ خواجہ حسن نظامی نے فوراً اس تجویز کی تائید کی۔ اس پر سب طرف سے آوازیں آنا شروع ہوئیں، درست ہے درست ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ہر چند فرمایا کہ ''مجھے اس تجویز پر ہرگز اتفاق نہیں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں اور میری جماعت ہر رنگ میں کمیٹی کے ساتھ تعاون کرے گی لیکن مجھے صدر منتخب نہ کیا جائے''۔ مگر ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب نے کہا ''حضرت صاحب! جب تک آپ اس کام کو صدر کی حیثیت سے نہ لیں گے یہ کام نہیں ہوگا''۔ اس پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے تمام زعماء کے اصرار پر صدارت قبول فرمالی اور خدا کے فضل و کرم سے تھوڑے عرصہ کے اندر اندر ایسا عظیم الشان کام کیا کہ اپنے اور بیگانے سب دنگ رہ گئے۔ اس کام کا ایک حصہ مظلوم کشمیریوں کی قانونی امداد بھی تھا۔ جس میں احمدی وکلاء نے اپنی پریکٹس کو چھوڑ کر دن رات انتھک محنت کر کے ایسے شاندار کارنامے سرانجام دیئے کہ کشمیر کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھے جائیں گے۔....

کمیشن کا قیام اور مظلوموں کی رہائی

کشمیر کمیٹی کی مسلسل اور منظم کوشش اور جدوجہد کے نتیجہ میں جب ریاستی حکام نے گھٹنے ٹیک دیئے تو مہاراجہ ہری سنگھ صاحب والی جموں وکشمیر نے ۱۱ نومبر ۱۹۳۱ء کو ایک اعلان کے ذریعہ دو کمیشن مقرر کئے۔ جن میں سے ایک کا نام تھا ''مڈلٹن کمیشن'' اور دوسرے کا گلانسی کمیشن''۔ ان کمیشنوں کا مقصد یہ تھا کہ لوگ ان کے سامنے کشمیری مسلمانوں کو ان کے جائز حقوق دلوانے کے لئے کارآمد اور مفید شہادتیں پیش کریں تا کمشن ریاست کے مسلمانوں کو ایسے مشورے دے سکیں جن پر کاربند ہو کر وہ اپنا کیس مضبوطی کے ساتھ اور موثر رنگ میں پیش کر سکیں۔ مظلومین کی وکالت کرنے اور ''مڈلٹن کمیشن'' کے سامنے شہادت پیش کرنے کے سلسلہ میں جو خدمات شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ نے سرانجام دیں ان سے متاثر ہو کر شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ صاحب نے ۲۱ دسمبر ۱۹۳۱ء کو سرینگر سے ''الفضل'' کے نام یہ پیغام بھیجا کہ ''شوپیاں کا مقدمہ قتل گذشتہ ہفتہ سے شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور نہایت قابلیت کے ساتھ چلا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ایک ملزم رہا کر دیا گیا ہے۔ شیخ بشیر احمد صاحب نے ہمارے مفاد کی خاطر جو قربانی کی ہے اس کے ہم بے حد ممنون ہیں۔ آپ نے ''مڈلٹن'' تحقیقاتی کمیٹی کے سلسلہ میں بھی ہمیں قابل قدر امداد دی ہے۔ ہم آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا صمیم قلب کے ساتھ شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اس نے ایسا قابل قانون دان ہماری امداد کے لئے بھیجا۔ شوپیا کے علاوہ بھی ''علی بیگ'' میر پور کے مقدمہ کی بھی آپ نے پیروی کی اور اس مقدمہ کے ۲۲ ملزمان نے .....شکریہ ادا کیا۔

> حضرت صاحب! جب تک آپ اس کام کو صدر کی حیثیت سے نہ لیں گے یہ کام نہیں ہوگا

فتنہ احرار کے مقابل پر نیشنل لیگ کا قیام

مجلس احرار نے ملک میں سیاسی برتری حاصل کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کے خلاف ایک طوفان بے تمیزی برپا کر دیا۔..... احراریوں نے قریہ قریہ اور دیہہ دیہہ میں جماعت احمدیہ کے خلاف ہزاروں جلسے کئے اور اس قدر لوگوں کو بھڑکایا کہ اگر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی طرف سے بار بار جماعت کو صبر اور برداشت کی تلقین نہ کی جاتی تو قریب تھا کہ ملک میں سخت خونریزی تک نوبت پہنچ جاتی۔ اگر معاملہ یہیں تک رہتا تو خیر تھی مگر نوبت بایں جا رسید کہ حکومت کے بعض بڑے بڑے افسروں نے بھی در پردہ احراریوں کی پیٹھ ٹھونکنا شروع کر دی اور جماعت کے ساتھ صریح بے انصافی پر اتر آئے۔ ان حالات کو دیکھ کر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جماعت میں ایک سیاسی پارٹی قائم کرنے کا ارشاد فرمایا۔ جس کا نام حضورؓ نے ''نیشنل لیگ'' رکھا۔ (۵۱۱)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے لاہور میں متعدد بار تشریف لا کر مسلمانان ہند کی جو رہنمائی فرمائی تھی اور ظلوم کشمیریوں کی حمایت میں جو عظیم الشان کارنامہ سر انجام دیا تھا وہ مجلس احرار کو ایک آنکھ نہ بھاتا تھا۔ اس لئے انہوں نے ہر موقعہ پر یہ کوشش کی کہ مسلمان حضورؓ کی راہنمائی سے محروم ہو جائیں۔ اور قیادت کا اہم فرض مجلس احرار انجام دے۔....

ان حالات کو دیکھ کر ہوشمند مسلمانوں نے پھر حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف راہنمائی حاصل کرنے کے لئے رجوع کیا۔ حضور نے نیشنل لیگ کو حالات کا جائزہ لینے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ سب سے پہلا کام جو اس سلسلہ میں نیشنل لیگ نے کیا وہ یہ تھا کہ لیگ کی تمام شاخوں کو یہ ہدایت کی کہ ۳۰ ستمبر ۱۹۳۵ء کو ہر جگہ ''یوم احتجاج مسجد شہید گنج'' منایا جائے اور سیاہ جھنڈیوں اور سیاہ نشانوں کے ساتھ گورنمنٹ پر واضح کیا جائے کہ مسلمانوں کے دل مسجد شہید گنج کی شہادت سے سخت زخمی اور مجروح ہو چکے ہیں۔ گورنمنٹ کو چاہئے کہ وہ درد رسیدہ قلوب کو مطمئن کرنے کی کوئی صورت نکالے۔ مگر ساتھ ہی ہدایت کی کہ ''چونکہ اس بات کا سخت خطرہ ہے کہ جو لوگ اس وقت قوم اور ملت سے غداری کر رہے ہیں اور کھلم کھلا مسجد شہید گنج کی حفاظت کی تحریک کے خلاف کھڑے ہیں وہ کسی نہ کسی شکل میں کوشش کریں گے کہ کوئی فتنہ وفساد کھڑا کر کے مسلمانوں کو مبتلائے مصیبت کر دیں۔ اس لئے پوری احتیاط سے کام لینا چاہئے اور باوجود کسی کے اشتعال دلانے کے بالکل پُر امن اور قانون کے اندر رہنا چاہئے۔

سائمن کمیشن کے بارہ میں حضورؓ کی ہدایات

یہ وہ زمانہ تھا جبکہ ہندوستان میں کافی سیاسی بیداری پیدا ہو چکی تھی اور ملک بھر کی سیاسی جماعتیں انگریزوں سے آزادی طلب کر رہی تھیں۔ برطانوی پارلیمنٹ نے ملک کے اس جوش کو دیکھ کر ۱۹۲۷ء کے آخر میں حالات کا جائزہ لینے کے لئے ایک کمیشن بھیجا جس کا نام اس کے لیڈر مسٹر سائمن (جو انگلستان کے ایک مشہور بیرسٹر تھے) کے نام پر ''سائمن کمیشن'' رکھا گیا۔... آل

باقی صفحہ ۳ پر

بقیہ۔ پیشگوئی مصلح موعود

ہے جو حضورؓ نے جودھا مل بلڈنگ اور میکلوروڈ کے درمیانی میدان میں (جہاں اب عظیم عمارتیں تعمیر ہو چکی ہیں۔ مؤلف) لاہور کے ایک عظیم الشان جلسہ میں فرمائی۔.....اس تقریر میں حضورؓ نے فرمایا:۔

''خدا تعالیٰ نے ایسے غیب سے سامان پیدا کر دیئے ہیں کہ ہماری جماعت آپ ہی آپ مختلف ممالک میں پھیلتی جا رہی ہے اور وہ پیشگوئی پوری ہو رہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی تھی کہ میرے ذریعہ اسلام اور احمدیت کا نام دُنیا کے کناروں تک پہنچے گا۔

آپ لوگوں نے دیکھ لیا کہ یہ پیشگوئی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک بیٹے کے متعلق فرمائی تھی کس شان کے ساتھ پوری ہوئی اور چونکہ اکثر علامات جو اس بیٹے کی بتائی گئیں تھیں وہ سالہا سال سے پوری ہو رہی تھیں اس لئے جماعت ہمیشہ مجھے یہ کہا کرتی تھی کہ مصلح موعود آپ ہی ہیں۔ مگر میں نے اس امر کو تسلیم کرنے سے انکار کیا۔ اور میں نے کہا جب تک خدا مجھے آپ یہ اطلاع نہ دے کہ میں اس پیشگوئی کا مصداق ہوں اس وقت تک میرا اپنے آپ کو اس پیشگوئی کا مصداق قرار دے کر دعویٰ کرنا درست نہیں ہو سکتا۔ یہی حالت ایک لمبے عرصہ تک رہی یہاں تک کہ اس سال (۱۹۴۴ء) کے شروع میں ۵ اور ۶ جنوری کی درمیانی رات کو **اللہ تعالیٰ نے اپنے الہام کے ذریعہ بتا دیا کہ میں ہی وہ مصلح موعود ہوں** جس کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی میں ذکر کیا گیا تھا۔ اور میرے ذریعہ ہی دور دراز ملکوں میں خدائے واحد کی آواز پہنچے گی۔ میرے ذریعہ ہی شرک کو مٹایا جائے گا اور میرے ذریعہ ہی محمد رسول اللہ ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا۔ خصوصاً مغربی ممالک میں جہاں توحید کا نام مٹ چکا ہے وہاں میرے ذریعہ ہی اللہ تعالیٰ توحید کو بلند کرے گا اور شرک اور کفر کو ہمیشہ کے لئے مٹا دیا جائے گا۔ تب جب کہ خدا نے مجھے یہ خبر دے دی، میں نے دُنیا میں اس کا اعلان کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ آج میں اس جلسہ میں اسی واحد اور قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے اور جس پر افترا کرنے والا اس کے عذاب سے کبھی بچ نہیں سکتا، کہ خدا نے مجھے اسی شہر لاہور میں نمبر ۱۳ اٹمپل روڈ پر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے مکان میں یہ خبر دی کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں اور میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا اور توحید دُنیا میں قائم ہوگی''۔

(تاریخ احمدیت لاہور، از شیخ عبدالقادر، ص ۵۲۳ تا ۵۲۵)

☆ ☆ ☆ ☆

عورتوں کی آزادی کا وقت آگیا ھے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ایک رؤیا

26/27 مئی 1950ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ایک خواب دیکھا جس میں آپ نے عورتوں کو مردوں کے ظلم سے آزادی دلوائی اور انھیں خدمت دین کے لئے تیار کیا نیز مردوں اور عورتوں کو نصائح فرمائیں۔

آج ایک دُنیا جانتی ھے کہ آپؓ نے ۔عورتوں کو رسومات کی زنجیروں سے آزادی دلا کر انھیں خدمت دین کی عادت ڈالی۔فضول خرچی کے مقابل پر انھیں مالی قربانی کا چسکا ڈال دیا۔خواتین کو "لجنہ اماءاللّٰہ" جیسی تنظیم میں پرو کر اُن پر احسان عظیم کیا

آپ کے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے احمدی خوتین نے وہ کام کر دکھائے جو مردوں سے کسی طور کم نہ تھے ذیل میں وہ خواب درج کی جا رھی ھے جس کے مطابق اللّٰہ تعالیٰ نے آپؓ سے یہ عظیم کام لئے اور جس کی پہلے سے آپؓ کو بشارت بھی دے دی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میں نے خواب دیکھا کہ ایک مرد ہے جو اپنے پاؤں سے کسی چیز کو مسل رہا ہے مگر خواب میں مَیں اس کو ایک مرد نہیں سمجھتا بلکہ مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے وہ تمام مردوں کا نمائندہ یا ان کا قائم مقام ہے۔اس مرد پر ایک چادر پڑی ہوئی ہے اور وہ اپنے پیروں کو زمین پر اس طرح مار رہا ہے جیسے کسی چیز کو مسلنے کے لئے بار بار پیر مارے جاتے ہیں۔ اس وقت میں سمجھتا ہوں کہ جہاں اس کے پیر ہیں وہاں کیچڑ میں دنیا بھر کی عورتیں مچھلیوں کی صورت میں پڑی ہوئی ہیں۔اور وہ ان کو اپنے پیروں سے مسلنا چاہتا ہے۔ یہ دیکھ کر میرے دل میں عورتوں کی ہمدردی کا جذبہ پیدا ہو گیا اور میں اس کے سینے پر چڑھ گیا اور پھر میں نے اپنی لاتیں لمبی کیں اور جہاں اس کے پاؤں ہیں وہاں میں نے بھی اپنے پاؤں پہنچا دیئے مگر وہ تو ان عورتوں کو مسلنے کے لیے اپنے پیر مار رہا ہے اور میں اس کے پاؤں کی حرکت کو روکنے اور ان عورتوں کو ابھارنے کے لیے اپنے پاؤں لمبے کر رہا ہوں اس دوران میں مَیں ان عورتوں سے مخاطب ہو کر کہتا ہوں: اے عورتو! تمہارے لیے آزادی کا وقت آ گیا ہے، تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ خدا تعالیٰ نے اسلام اور احمدیت کے ذریعہ تمہاری ترقی کے راستے کھول دیئے ہیں اگر اس وقت بھی تم نہیں اٹھو گی تو کب اٹھو گی؟ اور اگر اس وقت بھی تم اپنے مقام اور درجہ کے حصول کے لئے جدو جہد نہیں کرو گی تو کب کرو گی؟

میں نے دیکھا کہ جوں جوں میں نے ان کو اُبھارنے کے لئے اپنے پیر ہلانے شروع کئے، نیچے سے وہ مچھلیاں جن کو میں عورتیں سمجھتا ہوں اُبھرنی شروع ہوئیں اور وہ اتنی نمایاں ہو گئیں کہ میرے پیروں میں ان کی وجہ سے کھجلی شروع ہو گئی اور اس آدمی کے پیر آپ ہی آپ گھلنے شروع ہو گئے یہاں تک کہ ہوتے ہوتے وہ بالکل گھل گئے پھر میں نے اپنے مضمون کو بدل دیا اور عورتوں سے مخاطب ہوتے ہوئے میں نے کہا: یہ وقت اسلام اور احمدیت کی خدمت کرنے کا وقت ہے اگر اس وقت مرد اور عورت مل کر کام نہیں کریں گے اور اسلام کے غلبہ کی کوشش نہیں کریں گے تو اسلام دنیا میں غالب نہیں آ سکے گا۔تم کو چاہئے کہ اپنے مقام کو سمجھو اور اپنی ذمہ داریوں کا احساس رکھتے ہوئے دین کی جتنی خدمت بھی کر سکو اتنی خدمت کرو۔ پھر میں اور زیادہ زور سے ان سے کہتا ہوں: اگر تمہارے مرد تمہاری بات نہیں مانتے اور وہ دین کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش نہیں کرتے اور تمہیں بھی دین کا کام نہیں کرنے دیتے تو تم ان کو چھوڑ دو اور انہیں بتا دو کہ تمہارا ان سے اسی وقت تک تعلق رہ سکتا ہے جب تک وہ دین کی خدمت کے لئے تیار رہتے ہیں اور یہ الفاظ کہتے کہتے میری آنکھ کھل گئی۔

(الفضل 20 جون 1950ء صفحہ 2)

بقیہ۔خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا

گیا اور آپ عشا کی نماز کیلئے کھڑے ہو گئے، گریہ وزاری کا وہ منظر میں بھول نہیں سکتی۔ میں اس کی کیفیت کو قلمبند نہیں کر سکتی جو اس وقت میری آنکھوں نے دیکھا۔اس گریہ میں تڑپ اور بے قراری بھی تھی، اس میں ایمان و یقین کامل کا بھی مظاہرہ تھا، اس میں ناز اور نیاز برداری کی سی کیفیات بھی تھیں۔ یہی منظر پھر میں نے تہجد کے وقت دیکھا۔اس وقت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ دعائیں بلند آواز سے نہایت عجز اور رِقت کے ساتھ مانگ رہے تھے... آپ (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) کی دُعارات کے سکوت میں اس قدر بلند تھی کہ میں سمجھتی تھی کہ یہ آواز ہمارے اردگرد بچوں کے گھروں تک ضرور پہنچی ہوگی۔

چنانچہ جب دن چڑھا اور ڈاک کا وقت ہوا تو پہلا تار جو ملا وہ یہ خوشخبری لئے ہوئے تھا کہ حضرت میاں صاحب، عزیز محترم میاں ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) رہا ہو چکے ہیں۔

کتنی جلدی میرے خدا نے مجھے قبولیت دعا کا معجزہ دکھایا۔الحمدللہ۔''

(روزنامہ الفضل۔فضل عمر نمبر 26 مارچ 1966ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

شانِ محمود

کلام حضرت قاضی ظہور الدین اکملؓ (یکم دسمبر ۱۹۱۴)

اے کہ عالم میں ہے تو ایک نشانِ مرزا — ترے کاموں سے بڑھی اور بھی شانِ مرزا

کیا اثر ہے کہ دِل و جاں ہیں قائل اس کے — آ گئی مُنہ میں ترے گویا زبانِ مرزا

ناطقہ بند کیا اہلِ زباں کا تو نے — حق نے بخشا ہے تُجھے حسنِ بیانِ مرزا

کیوں نہ سب جانِ جہاں تُجھ کو پُکاریں جاناں — قوم کی رُوح ہے تُو اَور ہے جانِ مرزا

نام محمودؔ ترا ۔کام بھی محمود ترے — حسن و احساں میں بھی روح و روانِ مرزا

کان سنتے ہیں تری بات زبان کہتی ہے — تُو ہے مَوعُودِ خُدا گوہرِ کانِ مرزا

قصرِ احمد میں جو پھینکا کسی مُفسد نے بم — مُصلح قوم وہیں پہنچا نشانِ مرزا

یعنی تُو فضلِ عُمر فارقِ حق و باطل — جسکے آنے سے ہے قائم وُہی آنِ مرزا

بہتریں عالمِ قُرآن و حدیث و سُنّت — وارثِ علمِ لَدُنّیء و جنانِ مرزا

دوست دُشمن کے لئے مائدۂ رُوحانی — کیوں نہ تیار رکھے وسعتِ خوانِ مرزا

فتح کرنا ہے سب ادیان کو تُم نے وَاللہ — بس بڑھے جاؤ بصدشوق یلانِ مرزا

طرز اکملؔ کا نہیں مدح سَرائی لیکن
حق نے دِکھلائی تری شان میں شانِ مرزا

نغمہء اکمل، صفحہ ۱۱۰

بقیہ۔اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا

انڈیا نیشنل کانگرس اور مسلم قوم کے ذہین لیڈروں مسٹر محمد علی صاحب جناح، سر عبدالرحیم اور مولانا محمد علی جوہر وغیرہ نے اس بناء پر اس کمیشن کا بائیکاٹ کا اعلان کیا کہ اس میں کسی ہندوستانی ممبر کو شامل نہیں کیا گیا۔حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانیؓ ہندو لیڈروں کی ہوشیاری اور مسلمانوں کی سادگی کو فوراً بھانپ گئے۔حضورؓ نے مسلمانوں کو بتایا کہ سائمن کمیشن سے عدم تعاون ہندوؤں کی ایک خطرناک سیاسی چال ہے جس سے مسلمانوں کو خبردار رہنا چاہئے اور وہ چال یہ ہے کہ ان لوگوں نے ایک مدت سے انگریزوں کے ساتھ گہرے تعلقات قائم کر رکھے ہیں اور یہ وقتاً فوقتاً انگلستان جا کر بھی اور یہاں بھی اپنے مطالبات پیش کرتے رہتے ہیں۔پھر انہیں اپنے ہاں مہمان ٹھہراتے ہیں۔ان کے اعزاز میں بڑی بڑی دعوتیں کرتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ انگریز قوم، ہندو قوم کے مطالبات سے اچھی طرح آگاہ ہے لیکن اس کے مقابلہ میں مسلمانوں کے تعلقات انگریزوں سے نہ ہونے کے برابر ہیں۔لہٰذا ایسے موقع پر اگر ہندوؤں کی پیروی میں مسلمانوں نے بھی اس کمیشن کا بائیکاٹ کیا تو اس کا نقصان یہ پہنچے گا کہ کمیشن کو مسلمانوں کے مطالبات کا قطعاً علم نہیں ہو گا اور ہندو قوم کے مطالبات (جن سے وہ پہلے ہی واقف ہے) کو ہی ہندوستان کے مطالبات سمجھ لے گا۔پس مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اس موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے سائمن کمیشن کے ساتھ بھرپور تعاون کریں۔

''ایک رسالہ کا اجراء

حضور نے مسلمانوں تک اپنے ان خیالات کو پہنچانے کے لئے ایک رسالہ ''مسلمانانِ ہند کے امتحان کا وقت'' لکھا اور اسے پندرہ ہزار کی تعداد میں اُردو اور انگریزی میں چھپوا کر ہندوستان بھر میں تقسیم کروایا۔دو ہزار کی تعداد میں اعلیٰ کاغذ پر یہی مضمون چھپوا کر وائسرائے، صوبوں کے گورنروں، چیف کمشنروں اور ڈپٹی کمشنروں کے علاوہ افسران پولیس اور اعلیٰ عہدیداران، میڈیکل ڈیپارٹمنٹ اور انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ وغیرہ کے نام بھیجا۔جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ قائداعظم محمد علی صاحب جناح، مولانا ابوالکالم ازاد، مولانا محمد علی جوہر، اور مولانا ظفر علی خان وغیرہ، چند ایک لیڈروں کے علاوہ مسلمانوں کی اکثریت نے کمیشن کے ساتھ تعاون کرنا ضروری سمجھا۔اور سر شفیع مرحوم کی قیادت میں اپنی ایک الگ تنظیم قائم کر لی۔چنانچہ کمیشن آیا تو ہندوؤں کے ساتھ مل کر مسلم قوم نے ہڑتال نہیں کی۔

(تاریخ احمدیت لاہور، از شیخ عبدالقادر، ص ۵۰۷ تا ۵۱۷ سے مخلص)

Vol. 13 Monthly Akhbar-e-Ahmadiyya Germany Issue 2
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Fax:069-50688666, Email: akhbar3@yahoo.com

احباب جماعت کا فرض

رقم فرمودہ مکرم ومحترم چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ صدر عالمی عدالت انصاف ھیگ ھالینڈ

''تاریخ احمدیت'' کی پانچویں جلد سے خلافت ثانیہ کی تاریخ کی ابتداء ہوتی ہے۔یعنی اس دور کی جس کی خبر پہلے سے وحی الٰہی میں ان پُرشوکت الفاظ میں دی گئی ہے،

''مَظْهَرُ الاَوَّلِ وَالاٰخِرِ مَظْهَرُ الحَقِ وَالْعُلاَءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ''

خلافت ثانیہ کی تاریخ ایک لحاظ سے سبز اشتہار کی پیشگوئی کے ظہور کی تفصیل ہوگی لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ایسی عظیم الشان پیشگوئی کا ظہور صرف ایک بار نہیں بلکہ بار بار ہوتا ہے اور صرف ایک دور تک محدود نہیں رہتا بلکہ لمبے عرصہ تک چلتا ہے۔جو نشان اس کے ظہور کی تائید میں ظاہر ہوتے ہیں وہ صرف ایک ملک یا ایک نسل کی ہدایت کا موجب اور ذریعہ نہیں بنتے ان کا حلقہ اثر بہت وسیع اور ممتد ہوتا ہے۔خود پیشگوئی کے الفاظ سے ظاہر ہے کہ اس پیشگوئی کا موعود دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا اور بہتوں کی ہدایت کا موجب ہوگا۔اس لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ سلسلہ کی تاریخ کی حفاظت کے علاوہ پیشگوئی کی تائید میں ظاہر ہونے والے نشانوں کی تاریخ اور تفصیل کو نہایت احتیاط سے محفوظ کر لیا جائے۔یہ ذمہ داری اگر موجودہ نسل کے ہاتھوں سے پوری طرح انجام نہ دی گئی تو آنے والی نسلوں کو شکوے کا حق بجا طور پر ہوگا کہ ہم نے غفلت کام لیا اسی طرح ہم اللہ تعالیٰ کے حضور بھی جوب دہ ہوں گے۔

(محمد ظفر اللہ خان،لنڈن۔۳۰اکتوبر۱۹۶۴ء،بحوالہ تاریخ احمدیت،جلد نمبر۴ پیش لفظ''د'')

فضل عمر فاؤنڈ یشن اورپیار کا ایک مظاہرہ

حضرت خليفة المسيح الثالث رحمه الله تعالیٰ ايك اخلاص، پيار اور قربانی کے واقعه کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہيں :

''فضل عمر فاؤنڈیشن کا جب چندہ جمع ہو رہا تھا تو ایک دن ملاقاتیں ہو رہی تھیں۔ مجھے دفتر نے اطلاع دی کہ ایک بہت معمر مخلص احمدی آئے ہیں وہ سیڑھی نہیں چڑھ سکتے اور حقیقت یہ تھی کہ یہاں آنا بھی ایک لحاظ سے انہوں نے اپنی جان پر ظلم ہی کیا تھا۔ چنانچہ وہ کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے کھڑے بھی نہیں ہو سکتے تھے۔ میں نے کہا میں نیچے ان کے پاس چلا جاتا ہوں۔ خیر جب میں گیا۔ پتہ نہیں تھا کہ وہ کیوں آئے ہیں۔ مجھے دیکھ کر انہوں نے بڑی مشکل سے کھڑے ہونے کے لئے زور لگایا تو میں نے کہا نہیں آپ بیٹھے رہیں۔ وہ بہت معمر تھے۔انہوں نے بڑے پیار سے دھوتی کا ایک پلو کھولا اور اس میں سے دو سو اور کچھ رقم نکالی اور کہنے لگے یہ میں فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے لے کر آیا ہوں۔ پیار کا ایک مظاہرہ ہے۔پس اس قسم کا اخلاص اور پیار اور اللہ تعالیٰ کے لئے قربانی کا یہ جذبہ ہے کہ جتنی بھی توفیق ہے پیش کر دیتے ہیں۔اس سے ثواب ملتا ہے، رقم سے تو نہیں ملتا۔''

(حیات ناصر صفحہ 516, 515)

خدا کا سایہ اس کے سر پر ہو گا

حضرت مصلح موعود رضی الله عنه کی قبولیت دُعا کے واقعات

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''خدا کا سایہ سر پر ہونے کے دوسرے معنی یہ بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی کثرت سے دعائیں سنے گا۔ یہ علامت بھی اتنی بیّن اور واضح طور پر میرے اندر پائی جاتی ہے کہ اس امر کی ہزاروں نہیں لاکھوں مثالیں مل سکتی ہیں کہ غیر معمولی حالات میں اللہ تعالیٰ نے میری دعائیں سنیں وَذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ پھر یہ نہیں کہ میری دُعاؤں کی قبولیت کے صرف احمدی گواہ ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں عیسائی، ہزاروں ہندو اور ہزاروں غیر احمدی بھی اس بات کے گواہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق میری دعاؤں کو شرف قبولیت بخشا اور ان کی مشکلات کو دُور کیا۔ الفضل میں بھی ایسے بیسیوں خطوط وقتاً فوقتاً چھپتے رہتے ہیں کہ کس طرح مخالف حالات میں لوگوں نے مجھے دعاؤں کے لئے لکھا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کی مشکلات کو دور کر دیا۔اس معاملہ میں بھی میں نے بار بار چیلنج دیا ہے کہ اگر کسی میں ہمت ہے تو وہ دعاؤں کی قبولیت کے سلسلہ میں ہی میرا مقابلہ کر کے دیکھ لے مگر کوئی مقابل پر نہیں آیا.....اگر لوگ اِس معاملہ میں میری دعاؤں کی قبولیت کو دیکھنا چاہتے ہیں تو وہ بعض سخت مریض قرعہ اندازی کے ذریعہ تقسیم کر لیں اور پھر دیکھیں کہ کون ہے جس کی دُعاؤں کو خدا تعالیٰ قبول کرتا ہے۔ کس کے مریض اچھے ہوتے ہیں اور کس کے مریض اچھے نہیں ہوتے۔''

(الموعود۔صفحہ 182 تا184)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ مزید فرماتے ہیں:

''کسی دوست نے ایک غیر مبائع کے متعلق بتایا کہ وہ کہتے ہیں عقائد تو ہمارے ہی درست ہیں مگر دعائیں میاں صاحب کی زیادہ قبول ہوتی ہیں۔''

(خلافت راشدہ انوار العلوم جلد 15۔صفحہ 551)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ جس کسی کو منصب خلافت پر سرفراز کرتا ہے تو اس کی دعاؤں کی قبولیت بڑھا دیتا ہے کیونکہ اگر اس کی دعائیں قبول نہ ہوں تو پھر اس کے اپنے انتخاب کی ہتک ہوتی ہے۔تم میرے لئے دعا کرو کہ مجھے تمہارے لئے زیادہ دعا کی توفیق ملے اور اللہ تعالیٰ ہماری ہر قسم کی سستی دور کر کے چستی پیدا کرے۔ میں جو دعا کروں گا وہ انشاء اللہ فرداً فرداً ہر شخص کی دعا سے زیادہ طاقت رکھے گی۔''

(منصب خلافت۔انوار العلوم جلد 2۔صفحہ 47)

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ، حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہا، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے قبولیت دعا کے واقعات تحریر فرماتی ہیں کہ:

پارٹیشن (partition) کے پریشانی کے دنوں کا واقعہ ہے کہ ایک دن عصر کے وقت آپ (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) میرے پاس آئے، آپ کی آنکھیں سرخ اور متورّم تھیں، آواز میں رِقت تھی مگر اس پر پورا ضبط کئے ہوئے تھے۔ مجھے فرمانے لگے:

''صبح عید ہے میں شائد آپ لوگوں کو ''عیدی'' دینی بھول جاؤں۔ کام کی مصروفیت غیر معمولی ہے اور مجھے موجودہ حالات کے متعلق شدید گھبراہٹ ہے۔ گو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری دُعا کو سنا ہے اور اس کا یہ وعدہ ہے کہ اَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا'' میں سجدہ کی حالت میں تھا جس وقت خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ بشارت ملی ہے اور مجھے اس پر پورا ایمان ہے لیکن پھر بھی دُعا کی سخت ضرورت ہے تم بھی درد سے دُعائیں کرو۔اللہ تعالیٰ تبلیغ کے راستے ہمیشہ کھلے رکھے۔''

میں نے آپ (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) کا یہ الہام و بشارت نوٹ کر لیا اور اس کے پورا ہونے کی منتظر رہنے لگی۔ آج آپ سب دیکھ رہے ہیں کہ وہ دُعا اور پھر اس کا جواب جس میں بشارت تھی کس خوبی اور کس خوبصورتی سے پورا ہوا۔کس طرح قادیان سے نکلنے کے بعد پھر یہ ساری جمیعت ایک جھنڈے تلے جمع ہوئی اور پھر کس شان و شوکت سے اسلام کی تبلیغ چار دانگ عالم میں پہنچی، کس طرح زیادہ سے زیادہ حق کی تڑپ و جستجو رکھنے والے احمدیت کے اس دوسرے مرکز میں جوق در جوق پہنچے۔

فالحمد الله علیٰ ذلک۔

(روزنامہ الفضل 26 مارچ فضل عمر نمبر 1966)

حضرت سیدہ مہر آپا رضی اللہ عنہا مزید تحریر فرماتی ہیں:

''ایک اَور واقعہ اسی زمانہ کا ہے جو اس مستجاب الدعوات کے شانِ نزول کا شاہد ہے۔ پارٹیشن (partition) کے بعد خاص مشکلات کا سامنا رہا۔ اسلام دشمنی کے سند یافتہ کب پیچھا چھوڑ سکتے تھے۔محض اور محض احمدیت کی دشمنی کی بنا پر جب عزیز محترم میاں ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالث ایدہٗ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قید کر لیا گیا۔آپ (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) کا پریشان ہونا ایک قدرتی امر تھا۔اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) اس لحاظ سے ضرور مطمئن تھے کہ میرا بیٹا اور بھائی محض اس جرم میں ماخوذ ہیں کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہیں اور دین محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے علمبردار ہیں اور دین کے راستہ میں آزمائش بھی سنت نبوی ہے۔

گرمیوں کے دن تھے اور پھر ربوہ کی گرمی! عشا کے وقت ہم حسبِ معمول صحن میں تھے۔ باوجود اُوپر کی منزل میں ہونے کے گرمی کی شدت میں کمی نہ تھی۔ رات کا کھانا ہم اکٹھے کھا رہے تھے اِس دوران میں آپ (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) نے گرمی کی شدت اور اس سے بے چینی کا اظہار فرمایا۔ میرے منہ سے بے اختیار نکل گیا: ''پتہ نہیں میاں ناصر (خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ) اور میاں صاحب (حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کا اس گرمی میں کیا حال ہوگا؟ خدا معلوم انہیں وہاں (یعنی جیل میں) کوئی سہولت بھی میسر ہے یا نہیں؟ آپ (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) نے جواباً فرمایا:

''اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے وہ صرف اس جرم پر ماخوذ ہیں کہ ان کا کوئی جرم نہیں اس لیے مجھے اپنے خدا پر کامل یقین و ایمان ہے کہ وہ جلد ہی ان پر فضل کرے گا۔''

اس کے بعد میں نے دیکھا کہ آپ (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) کے چہرے کا رنگ بدل

باقی صفحہ ۳ پر